Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ۔ ۱۳۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۵۔ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۵۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۵

اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں

میں دنیا کی تمام جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں۔ اور تقویٰ کی حفاظت کرتی ہے تو عبادتوں کی حفاظت کریں اور پھر جب آپ دنیا میں کوئی بھی انتخاب کریں گے تو خواہ وہ مجلس شوریٰ کا ہو یا عہدیداران کا ہو وہ انتخاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا یافتہ ہوگا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دوسرا حصہ خلق اللہ اور حق العباد کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق قرآنی تعلیم یوں بیان ہوئی کہ (ــــ) (النحل: ۹۱) پہلے فرمایا کہ عدل کرو۔ پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر فرمایا۔ احسان کا بھی خدا تعالیٰ نے تم کو حکم کیا ہے یعنی صرف اُس سے نیکی نہ کرو جس نے تم سے نیکی کی ہو بلکہ احسان کے طور پر بھی جو کہ کوئی حق نہ رکھتا ہو کہ اس سے نیکی کی جاوے اس سے بھی نیکی کرو مگر احسان میں بھی ایک قسم کا باریک نقص اور مخفی تعلق اس شخص سے رہ جاتا ہے جس سے احسان کیا گیا ہے کیونکہ کبھی کسی موقعہ پر اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو اُس محسن کے خلافِ طبیعت ہو یا نافرمانی کر بیٹھے تو محسن ناراض ہو کر اس کو احسان فراموش یا نمک حرام وغیرہ کہہ دے گا۔ اور اگرچہ وہ شخص اس بات کو دبانے کی کوشش بھی کرے گا مگر پھر بھی اس میں ایک ایسا مخفی اور باریک رنگ میں نقص باقی رہ جاتا ہے کہ کبھی نہ کبھی ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔ اسی واسطے اس نقص اور کمی کی تلافی کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احسان سے بھی آگے بڑھو اور ترقی کرکے ایسی نیکی کرو کہ وہ ایتاءِ ذی القربیٰ کے رنگ میں رنگین ہو۔ یعنی جس طرح سے ایک ماں اپنے بچّے سے نیکی کرتی ہے۔ ماں کی اپنے بچے سے محبت ایک طبعی اور فطری تقاضا پر مبنی ہے نہ کہ کسی طمع پر۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۶۳)

احباب جماعت کا شکریہ

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

عاجزہ دس اپریل کو ربوہ سے کراچی کے لئے روانہ ہوئی تھی۔ جہاں پہنچ کر ۱۳۔ اپریل کو آغا خان ہسپتال میں میرے بائیں گھٹنے کا آپریشن ہوا۔ کثرت سے بہنوں اور بھائیوں کے ٹیلی فون میری طبیعت پوچھنے کیلئے آتے رہے۔ تاریں اور خطوط ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کی دعاؤں کو سُنا۔ خاص طور پر حضور کی جو بہت فکر سے عاجزہ کیلئے دعا کرتے رہے ہیں۔ میں ۲۷۔ مئی کو ڈیڑھ ماہ کے بعد ربوہ واپس آگئی ہوں۔ اتنی طاقت ابھی نہیں کہ فرداً فرداً شکریہ ادا کر سکوں۔ میں سب بہنوں اور بھائیوں کی دلی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

○ حضرت سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

جن بھائیوں اور بہنوں نے بذریعہ فون خطوط اور بذاتِ خود تکلیف اٹھا کر میری بہن حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ کی بیمار پُرسی کی اور اپنی قیمتی دعاؤں سے نوازا۔ دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں دینی و دنیاوی انعامات و حسنات سے نوازے۔ چونکہ سیّدہ مہر آپا صاحبہ گو پہلے کی نسبت بہتر ہیں۔ تاہم لکھنے پڑھنے سے ابھی تک قطعی قاصر ہیں۔ اور میں سب کو فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتی۔ معذرت چاہتی ہوں۔ اپنی خاص دعاؤں میں سب بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ انہیں اور مجھے بھی یاد رکھیں۔ نیز ان تمام ڈاکٹر صاحبان کو بھی جنہوں نے انتھک محنت اور جانفشانی سے رات دن علاج کیا۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

باقی صـ پر

ابتداء ہی سے دُعا کی عادت ڈالو

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

مجھے ایک بات آپ سے کہنی ہے اور وہ یہ ہے کہ سننے والے اس وقت میرے سامنے کچھ بچے ہیں۔ کچھ جوان کچھ ادھیڑ عمر ہیں اور کچھ بوڑھے۔ میں سب کو یہ بات سناتا ہوں کہ میرا بھی تجربہ ہے اور محبت اور بھلائی کی خاطر اور بہتری کی امید سے میں نے مناسب سمجھا کہ سنا دوں۔

یاد رکھو کہ ابتدا کی عادت۔ لڑکپن اور جوانی کی بدعادتیں ایسی طبیعتِ ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے پس ابتدا میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بدعادت بچپن میں نہ پڑ جاوے۔ بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتدا میں عادات نیک نصیب ہوں۔

بعض وقت دیکھا ہے کہ بڑے بڑے عباد۔ زہاد اور صلحا کے ساتھ ساتھ وہ بچپن کی عادات چلی جاتی ہیں دیکھو جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ بدنظری

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۵۔ جون ۱۹۹۳ء

احسان سے بھی آگے

عام حالات میں احسان کو بہت بڑی بات سمجھا جاتا ہے۔ انسان بڑے الحاح سے کہتا ہے۔ مجھ پہ احسان کریں۔ میری یہ بات مان لیں۔ میرا یہ کام کر دیں۔ مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دلا دیں آپ کا بڑا احسان ہوگا۔ اور ایسے موقعہ پر انسان احسان کرنے پر مائل بھی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ کام کر دینے کے بعد کہتا ہے مَیں نے کوئی احسان تو نہیں کیا۔ بس اب اپنا فرض ادا کیا ہے۔ ایسے مَیں آپ کی مدد میرا فرض تھا اور یہی فرض مَیں نے پورا کیا ہے۔

بعض اوقات کسی کا کام کر کے اسے زیر احسان ہونا یاد بھی دلایا جاتا ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ احسان کر کے احسان جتلانا کسی صورت میں بھی پسندیدہ بات نہیں ہو سکتی۔ اور جو ایسا کرے اسے معاشرہ اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ کہتے ہیں احسان کرو اور بھول جاؤ۔ نیکی کر اور کنوئیں میں ڈال۔ کیونکہ جس پر احسان کیا جاتا ہے اسے یاد دلانا۔ یاد دلاتے رہنا۔ کہ تم پر احسان کیا گیا ہے۔ اس کیلئے تکلیف کا باعث ہے۔ کسی مشکل کے وقت کسی سے کام کروایا جاتا ہے۔ احسان کو یاد رکھنا تو بہت بڑی نیکی ہے۔ لیکن جو احسان کرتا ہے اس کیلئے احسان کا جتانا گھٹیا پَن ہے۔

لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان احسان سے بھی آگے نکل جائے۔ آخر نیکیوں کی تو کوئی حد نہیں۔ اللہ تعالیٰ لامحدود ہے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کے ذرائع پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔ اس راستے پر انسان جتنا چاہے بڑھتا چلا جائے۔ نہ تھکے نہ ماندہ ہو۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کے درجہ سے بھی آگے بڑھو اور ایتاء ذی القربیٰ کے مرتبہ تک ترقی کرو اور خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو۔ تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنّع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو۔ خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کی نیکی خالصتاً للہ ہوتی ہے۔"

احسان تو احسان ہے ہی۔ ایک نیکی اور بہت بڑی نیکی۔ احسان کیا جائے تو جتایا نہ جائے۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دل میں یہ خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ ہم نے احسان کیا ہے تو اس کا ہمیں بھی فائدہ پہنچے۔ لیکن حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق جو اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ بغیر کسی اجر یا نفع کے یہ نیکی کی جانی چاہیئے۔

کچھ تحمل بردباری اور رواداری دکھا
تو اگر سچ مچ کا ہے سردار سرداری دکھا
تُو جسے گستاخ کہتا ہے وہ تیرا عکس ہے
ہاتھ میں لے آئنہ اور آئنہ داری دکھا

ابوالاقبال

جو دل میں ہے وہی ہو زباں پر تو ٹھیک ہے
چھائے یقیں ہمارا گماں پر تو ٹھیک ہے

اپنے گلی محلّے کے حالات جان لیں
پھر تبصرہ ہو سارے جہاں پر تو ٹھیک ہے

انصاف یہ ہے دیکھیں سبھی کو بیک نظر
قدغن نہ ہو کسی کے بیاں پر تو ٹھیک ہے

چلنے کو آپ چلتے رہیں اور چلیں اگر
اُن کے قدم قدم کے نشاں پر تو ٹھیک ہے

ہم تو یہ چاہتے ہیں رہیں وہ یہاں مگر
رہنا پڑے انہیں جو وہاں پر تو ٹھیک ہے

سُنتے ہیں آنسوؤں سے اثر ہے قریب تر
ہر تان اپنی ٹوٹے فغاں پر تو ٹھیک ہے

طے کر رہے ہیں گرچہ توکّل کی منزلیں
پھر بھی ہو غور سُود و زیاں پر تو ٹھیک ہے

تم نے نسیم دیکھ کے ہر سمت شور و شر
تالے لگا لئے ہیں زباں پر تو ٹھیک ہے

نسیم سیفی

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچّی توبہ کرے۔ ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ ہاں مگر جسے خدا تعالیٰ توفیق دے۔ ہاں ادب سے، حیا سے، شرم سے اُس سے دُعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے۔ اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں۔ اور ان کی سُنی بھی جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ——

علمی مسائل

پہلی آیت میں تو یہ بتایا گیا تھا کہ یہودی لوگ مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں ایسا تعصب برتتے ہیں کہ قرآن کریم کے مطالب کو دیدہ و دانستہ بگاڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اس طرح مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو برانگیختہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اب آیت زیر تفسیر میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کے ساتھ جو ان کا تمسخر کا طریق ہے اس کے علاوہ خود مسلمانوں کے ساتھ بھی ان کا سلوک غیر مخلصانہ ہے وہ جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو ان کے سامنے یوں اظہار کرتے ہیں کہ گویا وہ دل سے اسلام کی سچائی کے قائل ہوں بلکہ ان کے سامنے وہ ایسے دلائل بھی بیان کرتے ہیں جنہوں نے ان کو اسلام کی سچائی کا قائل کر دیا اور اپنی کتابوں کی ایسی پیشگوئیاں بیان کرتے ہیں جو ان کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی اور آپ کی سچائی کو ظاہر کرتی ہیں لیکن اس کے بعد جب وہ اپنے دوستوں کے پاس جاتے ہیں تو ایک دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم کیوں ایسی باتیں مسلمانوں کے سامنے بیان کرتے ہو جن سے انہیں تمہارے مذہب کے خلاف حجت قائم کرنے میں مدد ملتی ہے ان کی اس کارروائی سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ یہودیوں کی مخالفت محض مذہبی مخالفت ہی نہیں بلکہ سیاسی اور تمدنی طور پر بھی وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں کیونکہ وہ صرف مذہب پر ہی اعتراض نہیں کرتے بلکہ ان کی مسلمانوں کے ساتھ دوستیاں بھی سنجیدہ نہیں اور ان میں بھی فریب اور پرکاری کے جذبات کار فرما ہیں۔ یہودیوں کے اخلاق کا جو پہلو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے وہ بھی نہایت ہی خطرناک ہے۔ یہودی لوگ مسلمانوں سے ملتے۔ ان سے دوستیوں کا اظہار کرتے اور کہتے کہ ہم بھی دل سے اسلام کی صداقت کے قائل ہیں۔ لیکن جب ان سے علیحدہ ہوتے تو آپس میں ایک دوسرے کو زجر کرتے کہ تم نے کیوں ان باتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کھولی ہیں مسلمانوں پر ظاہر کیا۔ اس کا نتیجہ تو یہ ہو گا کہ وہ ان باتوں کو تمہارے خلاف استعمال کریں گے۔ گویا وہ یہ تو تسلیم کرتے تھے کہ جن باتوں کا انہوں نے مسلمانوں سے ذکر کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہیں۔ اور اس امر کو بھی تسلیم کرتے تھے کہ وہ باتیں اسلام کی تائید میں ہیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان باتوں کا مسلمانوں کو علم ہو تا ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں یہودیت کے خلاف استعمال کریں۔ گویا ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کی بات بیشک جھوٹی نکلے۔ خدا تعالیٰ کا منشاء بے شک پورا نہ ہو لیکن پبلک کی نظر میں یہودیت کی عزت قائم رہے جس قوم کے اخلاق کی یہ حالت ہو جائے وہ دینی طور پر کس مصرف کی ہو سکتی ہے۔ یقیناً اس سے دین اور اخلاق کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور جہاں تک مذہب اور اخلاق کا تعلق ہے اس قوم کی تباہی میں ہی دین اور دنیا کی بہتری ہے۔ پس یہ اخلاقی حالت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد یہودیوں نے پیش کی۔ اس بات کا ایک زبردست ثبوت تھا کہ اب یہ قوم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی مستحق نہ رہی تھی اور خدا تعالیٰ کا نبی اب اس قوم سے باہر ہی آنا چاہیئے تھا۔

اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی کیا یہ ان باتوں سے رکتے نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان وہ بات کیا کرتا ہے جو اس کے لئے یا اس کی قوم کے لئے عزت کا موجب ہو۔ مگر یہ بات جو اوپر بیان کی گئی ہے اس کا کہنے والا تو صاف لفظوں میں اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا غدار ہے وہ خدا تعالیٰ کے منشاء کو سمجھتا ہے اس کی پیشگوئیوں کو سمجھتا ہے مگر صاف لفظوں میں اقرار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کی سچائی ظاہر نہیں ہونے دوں گا اور خدا تعالیٰ کے منشاء میں روک بنوں گا جو شخص اتنا خطرناک دعویٰ اپنے دوستوں کے سامنے کرتا ہے اس کے بے عقل ہونے میں کیا شبہ ہے۔ اس کی مثال تو وہی ہے کہ

؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات —— نون سین

پاکستان / چین

پاکستان کے امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل اکرم ذکی نے گذشتہ روز کہا کہ باوجودیکہ پاکستان جنوبی ایشیا کو جوہری توانائی سے پاک خطہ دیکھنا چاہتا ہے وہ از خود اور اکیلا اس معاہدے پر دستخط نہیں کرے گا جس کا مقصد یہ ہے کہ جوہری توانائی کو پھیلنے سے روکا جائے۔ مسٹر ذکی فارن کارسپانڈنٹس کلب میں بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی یہ تجویز کہ جنوبی ایشیا کو جوہری توانائی سے پاک رکھا جائے۔ اور اس میں پانچ قوموں کا ذکر جن میں سوویت یونین۔ امریکہ۔ چین۔ پاکستان اور ہندوستان شامل ہیں اب پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔ تین ملکوں کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ اس تجویز کو اپنانے کے لئے تیار ہیں۔ ان تین ملکوں میں سے ایک امریکہ ہے۔ ہندوستان کو ابھی اس بات کا قائل کرنا باقی ہے کہ اس خطے کو جوہری توانائی سے پاک رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کلنٹن انتظامیہ نے بھی اب یہ محسوس کر لیا ہے کہ جہاں تک جوہری توانائی کے روکنے کا تعلق ہے اسے علاقائی طور پر نافذ کرنا زیادہ مناسب رہے گا۔ اور اسی لئے وہ بھی ہندوستان کو اس بات کا قائل کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اس پانچ رکنی معاہدے پر دستخط کر دے۔ مسٹر اکرم ذکی نے مزید کہا کہ پاکستان کی ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ جوہری توانائی حاصل کرے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اس کے پاس جوہری توانائی کے بم موجود ہیں بالکل بے معنی بات ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور محض دشمن کا پراپیگنڈہ ہے کہ چین ایٹم بم بنانے کے سلسلے میں پاکستان کی بھرپور مدد کر رہا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کو اس پراپیگنڈے کا مجرم قرار دیا۔ اور کہا کہ چونکہ اس نے خود اس سلسلے میں خاصی ترقی کر لی ہے۔ جس کا امریکہ کی سی آئی اے نے اپنے ایک بیان میں ذکر بھی کیا ہے اس لئے وہ اپنی کارگذاری کو ڈھانپنے کے لئے پاکستان پر الزام لگاتا ہے انہوں نے کہا کہ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جو معاہدہ چین نے کیا ہوا ہے اس پر وہ پوری طرح عمل کر رہا ہے۔ انہوں نے اس بات کو بھی غلط قرار دیا کہ پاکستان چین سے ایم۔ ۱۱ میزائل حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپنے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات اچھے ہوں اور ان ہمسایہ ملکوں میں سب سے پہلے ہم ہندوستان کو شامل کرتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہندوستانی حکومت چاہتی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو حق خودارادیت نہ دیا جائے اور اس طرح ان پر دباؤ کے ذریعے حکومت کی جائے۔ پاکستان کو یہ بات کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ گفت و شنید کے ذریعے مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ بھی حل کر لیا جائے۔ لیکن ایسا ممکن نظر نہیں آتا۔ اب جبکہ ہندوستان نے مزید فوج وہاں بھیج دی ہے حالات بہتر ہونے کی بجائے مزید خراب ہو جائیں گے۔

منشیات کا خاتمہ؟

گذشتہ دنوں اسلام آباد میں ایک سہ روزہ سیمینار منعقد کیا گیا۔ یہ سیمینار پاکستان کے منشیات روکنے والے سنٹر اور اقوام متحدہ کے ڈرگ کنٹرول پروگرام کے ماتحت منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا کہ منشیات کی وزارت نے ایک پلین تیار کی ہے جو منظوری کے بعد فوری طور پر نافذ کر دی جائے گی۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہم اپنے وسائل کے مطابق ہر ممکن کوشش

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۲۱۔مئی ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار دی ڈان اپنے ۲۱ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک ایڈیٹوریل میں کہتا ہے:۔

کراچی میں جرائم کی جو نئی بڑھتی ہوئی کیفیت ہے وہ خاصی پریشان کن ہے ہر روز اخبارات میں ایک لمبی فہرست شائع ہوتی ہے جس میں جرائم کا ذکر ہوتا ہے اور جسے پڑھنا خاصا تکلیف دہ ہے۔ جرائم کی اکثریت جن کی رپورٹنگ کی جاتی ہے زیادہ تر روزِ روشن میں سرزد ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پولیس سٹیشنوں کے قریب وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ بدھ کے روز دو موٹر سائیکل والوں نے ایک مصروف سڑک پر جو شہر کے بہت بڑے تجارتی مرکز میں ہے پولیس سٹیشن کے سامنے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اسی روز چوری کے چھ دیگر واقعات رونما ہوئے۔ یہ واقعات شہر کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے تھے جن میں سے بھی ایک شخص اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ دن بھر کی فہرست کو مکمل کرنے کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ ۹ کاریں چھینی گئیں یا چرائی گئیں۔ یہ واقعات بھی شہر کے مختلف حصوں میں رونما ہوئے۔ اس ساری کیفیت میں جو چیز نہایت پریشان کن ہے وہ یہ ہے کہ یا تو پولیس ان کو روکنا نہیں چاہتی یا روکنے کے قابل نہیں ہے اور اس رویہ کے باعث عام شہری پریشان ہے اور خوفزدہ کیونکہ باوجود اس کے کہ شہر میں جرائم کی کیفیت تنزل کی طرف جا رہی ہے۔ (یعنی جرائم کی تعداد بڑھتی رہی ہے) کوئی ایسی کوشش نظر نہیں آتی جو متعلقہ حکام کی طرف سے کی جائے اور جس کا مقصد یہ ہو کہ قانون نافذ کرنے والوں کے ساتھ مل کر ان جرائم کو روکا جائے

آج سے ایک سال قبل جب ڈاکو اور اغوا کرنے والے دیہات کے علاقے میں کھل کھیل رہے تھے اور انہوں نے خوف اور بے یقینی کی کیفیت طاری کر رکھی تھی فوج کو بلایا گیا تھا کہ وہ جرائم کی اس خطرناک حالت کو سدھارنے کی کوشش کرے۔ لوگوں نے اس اقدام کو سراہا تھا اور اس میں کیا شک ہے کہ خاصی حد تک امن قائم ہو گیا تھا۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ سارے صوبے میں حالات خاصے بہتر ہو گئے تھے لیکن اب پھر بے چینی کی سی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ کیونکہ مسلح ڈاکے، چوریاں، کار چھیننا اور ایسے ہی دیگر جرائم نمایاں طور پر کراچی میں وقوع پذیر ہونے لگے ہیں۔ اس بات سے خاصی مایوسی ہوتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ ایسی حالت میں ہو رہا ہے کہ فوج اور رینجرز ابھی خاصی بڑی تعداد میں شہر میں موجود ہیں اور وہ اسی کام پہ لگے ہوئے ہیں کہ جرائم کو کنٹرول کریں اور بدامنی کا خاتمہ کریں۔ لیکن آخر کار مسلح فوجی دستوں سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ غیر محدود عرصہ کے لئے اس کام پر لگے رہیں گے جو دراصل ان کا کام نہیں ہے۔ پولیس کو چاہیئے کہ اب وہ یہ سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لے اور اسے اپنی ذمہ داری سمجھے کہ امن قائم کرنا ہے۔ جرائم کو کنٹرول کرنا ہے اور روکنا ہے۔ اور لوگوں کو حفاظت کا احساس دلانا ہے ان کی اس بنیادی فریضے میں ناکامی کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اگر پولیس فورس تعداد میں کافی نہیں ہے یا اس کام کی پوری طرح اہل نہیں ہے تو اس بات کا مطالبہ کرنا پڑے گا کہ اس کو کلی طور پر فارغ کر دیا جائے اور موجودہ پولیس کی جگہ دیگر افراد کو لایا جائے جو اپنے کام کو صحیح طور پر کر سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس بات کی مکمل طور پر اور فوری ضرورت ہے کہ پولیس اور دیگر متعلقہ محکموں میں سے ان لوگوں کو جو کرپٹ ہیں یا اپنے فرائض سرانجام دینے کے نااہل ہیں یا جن کے مجرموں سے تعلقات ہیں یا جو خود جرائم میں ملوث ہیں نکال باہر کیا جائے۔ حکومت کو بھی چاہیئے کہ جہاں تک جرائم کی پولیس کے پاس رپورٹوں کے طریق کا تعلق ہے اسے زیادہ آسان اور آزادانہ بنایا جائے اور شکایت کرنے والے کو ہراساں نہ کیا جائے اور مشکلات میں نہ ڈالا جائے اس سے بھی زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جو کیس پولیس کے پاس درج کرائے جائیں انہیں جلدی سے اور مکمل طور پر زیر تحقیق لانا چاہیئے مجرموں کو متنبہ کرنا چاہیئے اور انہیں سزا دی جانی چاہیئے۔ اور لوگوں کو بتانا چاہیئے کہ ان کی پیش کردہ شکایات کے کیا نتائج نکلے ہیں۔ جہاں تک شہر میں جرائم کے بڑھنے کا تعلق ہے یہ بات تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ پولیس کی نفری دن اور رات کے وقت گشت کرے۔ اور اس کے علاوہ جرائم کو روکنے اور کنٹرول کرنے کے اقدامات کو زیادہ مضبوط کیا جائے۔

Worsening crime situation

THE fresh upsurge in the crime situation in Karachi is a matter of grave concern. Each day the newspapers carry a long list of crime reports which make alarming reading; most of the crimes reported are committed in broad daylight and some even near police stations. One man was killed on Wednesday by two motorcyclist cash-snatchers on a busy road in the city's main business district and in front of a police station. The same day, six more cases of robbery were reported from different parts of the city, in which one person was killed. To complete the day's tally of crimes, nine cars were snatched or stolen from different parts of the city. What makes the sitaution truly disquieting is the apparent inability or unwillingness of the police to do anything about it. Which makes the common citizen worried and apprehensive because, in spite of the fact that crime situation in the city has been deteriorating for some time, there has been no concern or visible efforts on the part of the authorities to arrest the trend with more bolstered law enforcement.

About a year ago, when dacoits and kidnappers, rampaging through the countryside, had created widespread scare and insecurity, the army was called in to tackle the alarming crime situation, people had welcomed the step, and the law and order situation did improve perceptibly all over the province. But a sense of disquiet has begun to set in now that an upswing in armed robberies, thefts, car-snatchings and similar other crimes is clearly visible in Karachi. One may feel particularly dejected because this is happening when the troops and rangers still maintain a strong presence in the city mainly to keep the crime situation under control and prevent disorder. But what of the police? After all, the armed forces cannot be expected to remain indefinitely engaged in a job that is not theirs; the police will now have to take over the full responsibility to keep peace, prevent and control crime and provide safety and security to the citizens, there can be no excuse for their failure in this primary duty. If the police force is seen to be inadequate or inefficient in dealing with the rising crime rate, there will be a demand to disband it altogether and replace it with a new outfit that can do the job properly.

Indeed, there is an urgent need to thoroughly purge the police and other departments concerned with law enforcement, of elements known to be corrupt or inefficient or have links with criminal elements or are themselves involved in crimes. The government also should see that the system of reporting crimes to the police is made less hassle-free and the complainant is not subjected to harassment or hardship. More importantly, cases reported to the police must be expeditiously and properly investigated, the criminals apprehended and punished and the people be told about the results of their complaints. The rise in crimes in the city also calls for more intensive patrolling during the day and at night, besides a strengthening of the necessary preventive and control measures.

DAWN

Friday, May 21, 1993

وقف اولاد کے والدین کیلئے ضروری اعلان

احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دینا ہے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔ اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے۔

۲۔ بچے قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سدھو

کرۂ ارض پر ڈائینو سار کا ظہور

ہم تو نہ ماہر حیاتیات ہیں اور نہ ماہر ارضیات ۔ معلومات دلچسپ ہیں ۔ درست یا غلط ۔ ہمیں معلوم نہیں ۔ بہر حال مضمون قارئین کی خدمت میں پیش ہے ۔ (ایڈیٹر)

ہماری زمین تقریباً ۵ ارب یعنی پانچ ہزار ملین سال قبل معرضِ وجود میں آئی ۔ ابتدائی حالات ایسے نہ تھے کہ زندگی قائم رہ سکتی ۔ لہٰذا زندگی کا آغاز بہت بعد میں ہوا ۔ ماہرینِ حیاتیات اور ارضیات نے سہولت کی غرض سے زمین کی پانچ ارب سالہ زندگی کو دو زمانوں میں تقسیم کیا ہے ۔

۱۔ کرپٹو زوئیک (CRYPTOZOIC EON) آغاز سے ۴۰۰ ملین سال تک ۔

۲۔ فنیرو زوئیک (PHANEROZOIC EON) یعنی ۶۰۰ ملین سال (موجودہ زمانہ تک)

زندگی کے واضح آثار فنیرو زوئیک زمانہ میں ظاہر ہوئے جبکہ اس سے پہلے کچھ خورد بینی جاندار موجود تھے جیسے بیکٹیریا ، فنجائی ، الجی ، وائرس وغیرہ ۔ اسی غرض سے انہیں کرپٹو زوئیک یعنی پوشیدہ زندگی (HIDDEN LIFE) کے نام سے پکارتے ہیں ۔

چونکہ زندگی کے واضح آثار فنیرو زوئیک میں ظاہر ہوئے اس لئے ماہرین نے فنیرو زوئیک یعنی ظاہر زندگی (EVIDENT LIFE) کو مزید تین زمانوں میں تقسیم کیا ہے ۔

۱۔ پیلیو زوئیک ایرا (PALEOZOIC ERA) ۶۰۰ ملین سے ۲۲۵ ملین تک

۲۔ میزو زوئیک ایرا (MESOZOIC ERA) ۲۲۵ ملین سے ۶۵ ملین تک ۔

۳۔ سینو زوئیک ایرا (CDENOZOIC ERA) ۶۵ ملین سے موجودہ زمانے تک ۔

پیلیو زوئیک کے آغاز میں کچھ چھوٹے پودے اور بغیر ریڑھ کی ہڈی کے جانور زمین پر ظاہر ہوئے اور اسی زمانہ کے آخر میں مچھلیوں نے جنم لیا ۔ ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے تمام جانوروں سے پہلے مچھلیاں کرۂ ارض پر ظاہر ہوئیں اس زمانے کے بعد ایمفیبین اور پھر رینگنے والے (REPTILE) جانور یعنی سانپ ، ڈائینو سارس اور مگرمچھ وغیرہ ظاہر ہوئے اور پھر پرندے اور ممالیہ جانور (MAMMALS) ظاہر ہوئے ۔

میزو زوئیک زمانہ ۔ ۱۶۰ ملین سال یعنی ۱۶ کروڑ سال پر مشتمل تھا ۔ یہ زمانہ ریپٹائلیز (REPTILES) کا زمانہ تھا ۔ ریپٹائلیز کا بڑا حصہ ڈائینو سارس پر مشتمل تھا جو انتہائی خوفناک اور دیو ہیکل جسامت کے مالک تھے میزو زوئیک ڈائینو سارس کی حکمرانی کا دور تھا یعنی ہوا پانی اور خشکی تینوں پر چھائے ہوئے تھے اور کرۂ ارض پر مکمل عبور حاصل تھا ۔ بعض ڈائینو سارس سبزی خور (HERBIVORE) تھے جو چھوٹے بڑے درختوں اور گھاس پھوس کو خوراک کے طور پر استعمال کرتے اور بعض انتہائی خطرناک گوشت خور تھے اور دوسرے تمام جانوروں کو بطور خوراک استعمال کرتے ۔ پانی میں رہنے والے مچھلیوں کو خوراک کے طور پر استعمال کرتے ۔ بعض کی جسامت زمین سے بلند تھی اور بعض کی اتنی کم کہ رینگ رینگ کر چلتے اور بہت ہی کم جگہ پر ساری زندگی گزار دیتے ۔

ڈائینو سارس کو ان کی خوراک جسامت اور ماحول کے اعتبار سے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے ۔

برونٹو سارس (BRONTOSAURS) ایک بہت بڑا ڈائینو سارس خیال کیا گیا ہے ۔ اس کی لمبائی تقریباً ۶۵ فٹ اور دماغ کا وزن آدھا پونڈ تھا اس لئے ایک سست جانور خیال کیا جاتا ہے ۔

سٹیگو سارس (STEGOSAURS) کا وزن تقریباً ۱۰ ٹن اور دماغ اڑھائی اونس کے قریب تھا ۔ اس قدر بڑی جسامت ہونے کی وجہ سے اپنا دفاع کرنے کے قابل نہ تھے ۔

تھیرو پوڈا (THEROPODA) اس زمانے کا سب سے بڑا گوشت خور جانور تھا یہ چست و چالاک تھا اور لمبائی میں تقریباً ۳۰ فٹ کے قریب تھا ۔ اگلے دانت بہت تیز اور نوکدار تھے اور جسم انتہائی مضبوط تھا ۔

ٹیرو سارس (PTEROSAURS) سب سے عجیب و غریب جانور تھا جو ہوا میں اڑ سکتا تھا ۔ اس جانور کو کرۂ ہوا کا شہنشاہ بھی کہا جاتا ہے اس جانور کے لیدر کے پر تھے اور جسم پر کسی قسم کے بال اور پر نہیں تھے ۔ جسامت ایک چمگادڑ سے مشابہ تھی ۔ سائنس دانوں کے مطابق انہی اڑنے والے جانوروں سے ارتقاء پذیر ہو کر پرندے معرضِ وجود میں آئے ۔ کرۂ ارض پر سب سے پہلا پرندہ آرکیو ٹیرکس (ARCHCO PTERYX) تھا ۔ یہ پرندہ بہت حد تک ڈائینو سارس سے ملتا جلتا تھا ۔

اکتھائیو سارس (ICTHYO SAURS) اور پلیزو سارس (PLESIO SAURS) سمندری ڈائینو سارس تھے جو مچھلیوں کو بطور خوراک استعمال کرتے تھے ۔ یہ پانی کے شہنشاہ کہلائے گئے ۔

ایک طویل عرصہ بعد سٹیگو سارس اور سارو پوڈا کی نسل ختم ہو گئی کیونکہ ان کے آثارِ باقیہ اس زمانے کی چٹانوں کے بعد کی چٹانوں میں نہیں ملتے ۔ اس کے برعکس ایلو سارس (ALLOSAURS) ایک گوشت خور ڈائینو سارس اپنے عروج تک پہنچا ہوا ۔

ٹائیرینو سارس (TYRANO SAURS) بھی گوشت خور جانور تھا اس کی لمبائی ۴۵ فٹ تھی اور سر بہت بھاری تھا ۔ یہ اپنے سر کو ۲۰ فٹ کی بلندی تک اٹھا لیتا تھا ۔

اورنیتھو پوڈا (ORNITHO PODA) دو ٹانگوں والا ڈائینو سارس تھا ۔ بازو پرندوں کے مشابہ تھے لیکن سبزی خور تھا ۔

سیرو ٹوپسیا (SEROTOPSIA) دوسرے تمام ڈائینو سارس سے مختلف تھا ۔ اس کے جسم کے اوپر سینگ ہوتے تھے ۔ دو سینگ آنکھوں کے پاس اور ایک ناک کے اوپر تھا ۔ شکل و جسامت گینڈے کے مشابہ تھی اور سبزی خور جانور تھا ۔

اکتھائیو سارس اور پلیزو سارس کچھ ہزار سال بعد ختم ہو گئے اور ان کی جگہ بڑے بڑے مگرمچھوں نے لے لی ۔

پیلیو زوئیک ، میزو زوئیک اور سینو زوئیک زمانوں کی تقسیم بہت وسیع پیمانے پر ہونے والی ارضیاتی تبدیلیوں کی بناء پر کی گئی ہے ، جیسے وسیع پیمانے پر پہاڑوں کا وجود میں آنا ، سمندروں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا وغیرہ وغیرہ ۔ پیلیو زوئیک زمانہ میں ہمالیہ کے پہاڑوں کی جگہ ایک وسیع و عریض سمندر تھا جسے ٹیتھی سی (TETHY SEA) کہا جاتا تھا لیکن اسی زمانہ کے آخر میں ہونے والی ارضیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے یہ سمندر ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں میں بدل گیا اور سمندر دوسری جگہ منتقل ہو گیا ۔ اس طرح ان تبدیلیوں کی بناء پر ایک زمانے کو ختم اور دوسرے کو شروع کیا گیا ۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے جاندار زمین تلے دب جاتے ہیں اور ان پر تہہ در تہہ مواد جمع ہوتا رہتا ہے جو رفتہ رفتہ چٹانوں کی صورت اختیار کر جاتا ہے ۔ یہی جاندار مخصوص حالات کے تحت زمین میں محفوظ ہو جاتے ہیں اور آثارِ باقیہ کے طور پر موجودہ زمانے میں چٹانوں سے برآمد ہوتے ہیں ۔ انہی چٹانوں سے ان کی عمر کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یہ جاندار کتنے لاکھ یا کروڑ سال پہلے کرۂ زمین پر موجود تھا ۔

ڈائینو سارس جو تقریباً سولہ کروڑ سال تک کرۂ ارض پر حکمرانی کرتے رہے ۔ اچانک ارضیاتی تبدیلیوں (GEOLOGICAL CHANGES) کی زد میں آکر ختم ہو گئے کیونکہ میزو زوئیک کی چٹانوں کے بعد کی چٹانوں میں ان کے آثار نہیں ملتے ۔ ماہرین کے مطابق اس زمانے میں پہاڑ معرضِ وجود میں آئے جو ڈائینو سارس کی ہلاکت کا موجب تھے ۔ یہی ڈائینو سارس آثارِ باقیہ (FOSSILS) کی صورت میں آج ہمیں قدیم زندگی کی خبر دے رہے ہیں ۔

سیدنا حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

" انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے ۔ ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے ۔ ہاں مگر جسے خدا تعالیٰ توفیق دے ۔ ہاں ادب سے ، حیا سے ۔ شرم سے اس سے دعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے ۔ اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں اور ان کی شنی بھی جاتی ہے "

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

اکثر خواتین گھر کے بچوں سے اپنی ضرورت کی چیز بس عاریتاً لے جاتی ہیں۔ اور پھر واپس دینا اپنا فرض نہیں سمجھتیں اور اگر مدتوں بعد تقاضا کر کے واپس منگوائیں تو کہا جاتا ہے۔ آپ نے پہلے منگوا لینی تھیں یہ تو کب کی فارغ پڑی تھیں ـــ یہ بات بھی بہت تکلیف دہ ہے ضرورت کے وقت مانگ کر لے لی ـــ اور واپس دینا یاد نہیں ـــ سوچئے ضرورت اسے بھی پڑ سکتی ہے۔ جس کی چیز ہے اس میں گھر کے بچوں کو بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ امی ابو کی غیر موجودگی میں معذرت کر لیں اور کوئی چیز کسی پڑوسن خالہ۔ پھوپھو۔ ممانی۔ چچی کو نہ دیں ـــ اور اگر حفظ مراتب یا ضرورت کے تحت دے دی گئی ہے۔ تو لینے والے کا فرض ہے کہ بحفاظت واپس لوٹائیں اور جلد از جلد ـــ اور میرے ساتھ تو مصروفیت کی بناء پر اکثر یہ ستم ظریفی بھی ہوئی۔ کہ بچوں سے یہ کہہ کر اشیاء لے لی گئیں کہ امی کہہ گئی تھیں فلاں سے لے لینا تم دیدو ـــ کتنی بری بات۔ اول تو مانگنے والوں کی دوم بچوں کی ـــ چاہیئے کہ گھروں میں سمجھوتہ رکھا جائے کہ کسی چیز یا رقم کا لین دین بغیر چٹ کے نہ کیا جائے۔ امی ابو کی چٹ آئے تو مطلوبہ چیز یا رقم بھیج دیں۔ ورنہ نہ دیں ـــ لیکن بات اصول کی ہے۔ اصول بنا لیں پھر لوگ برا بھی نہیں منائیں گے۔ اور اگر منائیں گے بھی تو آپ تو پریشانی سے بچ جائیں گے۔ ایک تو لوگ چیز لے جاتے ہیں دوسرے ڈانٹ بیچارے بچوں کو پڑتی ہے کہ کیوں دی تھی۔ بعض دفعہ تجربہ کی بناء پر بڑے کسی کو کوئی چیز دینا نہیں چاہتے اور کہہ دیتے ہیں یاد نہیں کہاں رکھی ہے ایسے موقع پر بھی بچے جھٹ وہ چیز لا کر دے دیتے ہیں کہ "یہ رکھی ہے" بچوں کو ایسا بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

بقیہ: صد۳

کر رہے ہیں کہ ملک سے منشیات کی وباء ختم ہو جائے۔ اور یہ بھی کہ یہاں منشیات کی تیاری کا سلسلہ بالکل معدوم ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت بھی پاکستان میں ایک بہت بڑی تعداد منشیات کی عادی ہو چکی ہے اور اگرچہ انفرادی طور پر اس بات کا سمجھنا مشکل ہے لیکن یہ بات قومی ترقی پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر لاکھوں لاکھ آدمی کام کرنے کے قابل نہ رہیں تو اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ قومی پیداوار پر اثر پڑے گا۔ نہ صرف یہ کہ ان لاکھوں لاکھ افراد کے خاندان کے لوگ بھی انتہائی مشکلات میں پھنس جائیں گے۔ جب گھر کا کمانے والا ہی کمانے کے قابل نہ رہے تو بچوں کی تعلیم پر بھی خاصا اثر پڑتا ہے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر پاکستان کی حکومت نے یہ ارادہ اور عزم کیا ہوا ہے کہ منشیات کی لعنت کو ملک سے یکسر ختم کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی کوششوں کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اس پروگرام کو عوام الناس کا تعاون حاصل ہو۔ اگر لوگ یہ دیکھتے رہیں کہ کون نشے کا عادی بنتا جا رہا ہے اور اسے فوری طور پر ایسے مرکز میں لے جائیں جہاں اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ تو یقیناً یہ وباء ختم کی جا سکتی ہے۔

عراق / کویت سرحد

بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے عراق سے کہا ہے کہ وہ اس فیصلے کا احترام کرے۔ جو اقوام متحدہ کی طرف سے مقرر کئے گئے سرحدی کمیشن نے عراق اور کویت کی سرحدوں کو متعین کرنے کے لئے کیا ہے۔ بطروس غالی نے یہ بھی کہا ہے کہ اب جو فیصلہ کیا گیا ہے یہ آخری فیصلہ ہے اور اس کے بعد ان سرحدوں کو تبدیل کرنے کا کسی کو خیال بھی نہیں آنا چاہیئے۔ جس کمیشن کے ذمے یہ فریضہ لگایا گیا تھا اس نے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن میں گذشتہ تاریخ اور موجودہ مناقشات شامل ہیں۔ فیصلہ دیا ہے اور بطروس غالی نے اس فیصلے کی رپورٹ ملتے ہی بغداد سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس فیصلے کا احترام کرتے ہوئے اپنی فوجوں اور اپنے ملک کے باشندوں کو اپنی حدود میں رکھیں۔ بغداد نے گذشتہ جمعرات کے روز ہونے والے سیشن کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ اس سے پہلے بھی کئی اجلاسوں میں اس نے شرکت نہیں کی۔ اس کا کہنا ہے کہ جس کمیشن کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور جس میں ایک کویتی اور ایک عراقی رکن بھی موجود ہے۔ بغداد کی مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ سیکورٹی کونسل نے بغداد کے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔

ویٹیکن / کشمیر

لندن میں جو حقوق انسانی کی تنظیم جموں اور کشمیر کونسل کے واسطے سے قائم ہے۔ اسے کیتھولک لوگوں کے پوپ نے اپنی تخت گاہ ویٹیکن سٹی سے یہ یقین دہانی کروائی ہے کہ انہوں نے حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لیا ہے۔ یہ خلاف ورزیاں مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ یقین دہانی سید نذیر گیلانی کو کرائی گئی ہے جو جموں کشمیر کمیشن برائے حقوق انسانی کے سیکرٹری جنرل اور یقین دہانی کروانے والے ویٹیکن سٹی سیکرٹری آف سٹیٹ ہیں۔ یہ عام طور پر دیگر ممالک سے رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ ان کا نام ہے انجیلو سودانو۔ دراصل یہ بات ایک خط کے جواب میں کہی گئی ہے جو کشمیریوں کی طرف سے پوپ کو لکھا گیا تھا۔ کہ وہ ان خلاف ورزیوں کو رکوانے کے لئے اپنا اثرورسوخ استعمال کریں اور خط میں بہت سی مثالیں دی گئی تھیں کہ کس طرح ہندوستانی فوجیں مقبوضہ کشمیر میں ظلم و تشدد روا رکھ رہی ہیں۔ جو خط ویٹیکن کی طرف سے سید نذیر گیلانی کو ملا ہے۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ پوپ کی تنظیم بڑے غور سے اس بات کا اندازہ لگا رہی ہے کہ جموں اور کشمیر کے علاقے میں ہندوستان کس قسم کی اور کس حد تک حقوق انسانی کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ حکومت ہند کشمیریوں کے ساتھ گفت و شنید کر کے تمام معاملات طے کرے۔

آلودگی روکئے

بتایا گیا ہے کہ ماحولیات کو آلودگی سے پاک رکھنے کے لئے ماحولیاتی آلودگی ایجنسی عنقریب دو پراجیکٹ پر کام شروع کرے گی۔ ایک پراجیکٹ تو یہ ہوگی کہ آلودگی کو کس طرح ٹیسٹ کیا جائے۔ اور دوسری ماحول کے کنٹرول کرنے کے سلسلے میں پراجیکٹ ہوگی۔ اگرچہ یہ پراجیکٹ تیار تو آج سے ایک سال قبل کئے گئے تھے لیکن ان پر کوئی عمل نہیں ہو سکا تھا جس کی وجہ یہ ہے کہ فضا میں آلودگی کا اندازہ لگانے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ اب وہ آلے جو اس کام میں استعمال کئے جاتے ہیں یورپین اکنامک کمیونٹی (ای۔ ای۔ سی) نے تحفہ کے طور پر پاکستان کو دیئے ہیں۔ یہ آلے اس وقت کراچی کی بندرگاہ پر پڑے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ گذشتہ چھ ماہ سے وہیں موجود ہیں۔ اس بات کو سرکاری غفلت کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ لیبارٹریاں ۷ ملین روپے کے خرچ سے لاہور میں تعمیر کی جا رہی ہیں سرکاری ذرائع نے بعض اخبارات کو بتایا ہے کہ لیبارٹری تیار ہو جائے تو وہ ایجنسی جو آلودگی کا اندازہ لگانے کی ذمہ دار ہے اس کام کو آگے بڑھائے گی۔ اسے ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے محکموں کا تعاون حاصل ہوگا۔

پہلا پراجیکٹ جس کا تعلق آلودگی کو ٹیسٹ کرنے سے ہے وہ پنجاب یونیورسٹی اور امپیریل کالج آف لندن سے تعاون کے ذریعے نافذ کیا جا رہا ہے اور جتنا کام ہو چکا ہے اس سے کئی قسم کی آلودگیاں سامنے لائی گئی ہیں۔

اس سلسلے میں کام کرنے والوں نے کہا ہے کہ ہماری تحقیقات کے نتائج صنعت کاری کے محکمے کے لئے اس رنگ میں مفید ہوں گے کہ وہ صنعتیں لگانے کے لئے صرف ایسے علاقے چنے گا جہاں پر آلودگی پیدا ہونے کا کوئی امکان نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم پیر محمد صاحب گھڑی ساز علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا چھوٹا لڑکا عزیزم منصور احمد بعمر قریباً ۱/۲ ۱۶ سال ایک ہفتہ سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے اسکے گھٹنے کی ہڈی میں کوئی خرابی ہے۔

○ مکرم قائد صاحب مجلس چونڈہ کا چھوٹا بیٹا کافی دنوں سے بیمار ہے اور آج کل سی ایم ایچ سیالکوٹ میں داخل ہے۔

○ محترمہ صفیہ مجید صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ کے داماد مکرم بشارت احمد صاحب تین ماہ سے کراچی میں متواتر بیمار چلے آرہے ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب قائد ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں کہ:۔

— ایک نہایت ہونہار نوجوان عزیزم ناصر محمود ابن مکرم ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب ۲۰ مئی ۱۹۹۳ء کو وفات پا گئے۔ عزیزی ناصر محمود جو نہایت قابل اور اعلیٰ تعلیمی صلاحیتوں سے مزین تھا وفات کے روز اپنے امتحان بی ایس سی کمپیوٹر سائنس کے تیسرے سمسٹر میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس نوجوان بیٹے کی وفات ماں باپ کیلئے ایک جانکاہ صدمہ ہے۔ اس نوجوان کے والد محترم ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب عرصہ پانچ سال سیرالیون میں طبی خدمات کی توفیق پا چکے ہیں۔ والدہ محترمہ سعیدہ حسن صاحبہ حلقہ احمدیہ ٹاؤن ڈیفنس سوسائٹی ع ۲ کی صدر لجنہ ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳

کرنا۔ بیجا ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کرنا غرض کل بد عادتیں ان سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور دعا سے کام لینا چاہیئے جوں جوں عمر پختہ ہوتی جاتی ہے توں توں بدعادات بھی راسخ ہوتی جاتی ہیں۔ بعض اوقات دل میں ایک شیطانی وسوسہ آ جاتا ہے کہ چلو جی جہاں اور اتنی نیکیاں ہیں ایک بدی بھی سہی۔ خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ کہ یہ شیطان کا دھوکا ہے اس کے فریب میں نہ آنا۔ اور ابتدا ہی سے ان بدیوں کے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش اور سر توڑ سعی کرتے رہنا چاہیئے اور ان باتوں کے واسطے عمدہ علاج دعا (—) اور صحبت صالحین ہے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

بقیہ : صفحہ ۱

صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اپنے خاص فضل سے نوازتے ہوئے اس نے برادرم مکرم میجر راجہ عبدالحمید صاحب کو صحت عطا فرمائی اور اب وہ بالکل خیریت سے ہیں اور احباب کی دعاؤں کے لئے بے حد ممنون ہیں۔

برادرم مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ امریکہ میں زیر علاج ہیں۔ بیماری کی نوعیت ایسی نکلی کہ آپریشن کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا ریڈیو تھراپی زیر غور ہے لیکن نقاہت اور کمزوری اس قدر ہے کہ فی الحال ٹیوب کے ذریعہ مائع خوراک سے طاقت کی بحالی کے لئے کوشاں ہیں۔ احباب سے انکی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا عرض ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

"فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند ڈاکٹر صاحبان اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفیکیٹس کے امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں"

نام آسامی بمعہ تعداد		گریڈ
پیتھالوجسٹ	ایک	۶۶۷۵ - ۲۷۱ - ۳۹۶۵
ڈینٹل سرجن	دو	۵۶۵۰ - ۲۱۵ - ۳۰۷۰ - ۵۰۰ NPA
میڈیکل آفیسر شعبہ سرجری	ایک	۵۶۵۰ - ۲۱۵ - ۳۰۷۰ - ۵۰۰ NPA
ریڈیالوجسٹ	ایک	۵۶۵۰ - ۲۱۵ - ۳۰۷۰

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

رضا المحسن مہار ابن تنویر احمد مہار ربوہ

سید تنویر احمد بخاری ابن سید شبیر احمد بخاری۔ فیصل آباد

شیخ مونس احمد علیانہ ابن شیخ سلطان احمد علیانہ۔ احمد نگر

بارعہ احمد بنت نصیر احمد کینیڈا

احمد یحییٰ ابن ملک امتیاز احمد کھوکھر ربوہ

غزالہ کیفی بنت مشتاق احمد کیفی۔ چک نمبر ۵/۲۲ ضلع جھنگ

طوبیٰ طلعت باجوہ بنت شوکت نواز باجوہ۔ کینیڈا

عطاء الحئی ناصر ابن ناصر احمد طاہر ربوہ

عمران احمد ابن رشید احمد ارائیں۔ گوٹھ شاہ ولی ضلع نواب شاہ سندھ

سلیمان احمد ابن غلام رسول شاکر بہاول پور

عادل فاروق ابن عمر فاروق "گونا" فیصل آباد

عمرو اقبال ابن محمد سعید خالد مربی۔ ربوہ

ساجد محمود ابن طارق محمود میرپور خاص سندھ

محمد قاسم ابن مشتاق احمد بیدا دپور ورکاں ضلع شیخوپورہ

محمد زبیر ابن منیر احمد علوی نواب شاہ سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳۱ مئی۔ کل شام سے بادل گھر آنے اور ہلکی ہلکی بارش سے موسم ٹھنڈا ہو گیا ہے۔

○ بلوچستان میں نواب ذوالفقار علی مگسی کو وزیراعلیٰ منتخب کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کل ۴۳ میں سے ۲۲ ووٹ حاصل کئے۔ سابق وزیراعلیٰ نے ووٹ نہیں دیا۔ نئے وزیراعلیٰ نے گورنر ہاؤس میں اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ وہ بلوچستان کے دسویں اور پاکستان کے کم عمر ترین وزیراعلیٰ ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کا ٹوٹنا نہلے پہ دہلا ہے۔ لگتا ہے کہ پنجاب میں وزیراعظم نواز شریف کامیاب ہو چلے تھے لیکن انہیں ناکامی ہوئی۔ وزیراعظم پنجاب جیسے صوبے میں اپنے اثر و رسوخ کے بغیر نہیں رہ سکتے وہ کئی راستے اختیار کریں گے

○ صوبہ سرحد کی اسمبلی توڑ دی گئی ہے گورنر سرحد امیر گلستان جنجوعہ نے آئین کے تحت وزیراعلیٰ میر افضل خان کے مشورے پر صوبائی اسمبلی توڑنے کا اعلان کر دیا۔ صوبائی اسمبلی کے انتخابات تک میر افضل خان ہی نگران وزیراعلیٰ ہوں گے۔

○ سندھ کے وزیراعلیٰ سید مظفر شاہ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی گئی ہے۔ پی ڈی اے اور جتوئی گروپ کے ۳۷ اراکین کے نوٹس پر قائم مقام سپیکر نے صوبائی اسمبلی کا اجلاس ۶ جون کو طلب کر لیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ کی سماعت لاہور ہائیکورٹ نے شروع کر دی ہے۔ عدالت نے معاملات کو جوں کا توں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ہائیکورٹ کے فل بنچ نے ایڈووکیٹ جنرل کو گورنر اور نگران وزیراعلیٰ سے ہدایات حاصل کرنے اور تیاری کے لئے ایک دن کی مہلت دی۔

○ پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے بارے میں ہائیکورٹ میں یہ بات زیر بحث ہے کہ حکومت کا موقف ہے کہ پہلے اسمبلی توڑی گئی جبکہ درخواست گذاروں کا موقف ہے کہ پہلے تحریک عدم اعتماد دی گئی تھی۔ یاد رہے کہ آئین کے تحت تحریک عدم اعتماد پیش ہونے کے بعد اسمبلی توڑی نہیں جا سکتی اس مقصد کے لئے اسمبلی کے سیکرٹری مسٹر حبیب اللہ کی تلاش جاری ہے جو کہ پراسرار طور پر غائب ہیں۔ افواہ ہے کہ ان کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور کسی نامعلوم جگہ چھپا دیا گیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ صدر اپوزیشن لیڈر کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے استعفے دیئے تو میں منظور کر لوں گا۔

○ صدر مملکت سے محترمہ بے نظیر بھٹو اور پنجاب کے گورنر چوہدری الطاف نے ملاقاتیں کیں۔

○ صوبہ سرحد میں ۲۸ اگست کو عام انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائیکورٹ میں عدالت نے ایڈووکیٹ جنرل کو تنبیہہ کی کہ وہ عدالت میں بلند آواز سے نہ بولیں۔ ایڈووکیٹ جنرل نے معذرت کی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ نگران وزیراعلیٰ کو حلف اٹھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب گورنر اسمبلی توڑتا ہے تو وزیراعلیٰ کا عہدہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر سردار آصف احمد علی نے ہائیکورٹ سے ضمانت قبل از گرفتاری کروالی ہے۔ عدالت نے حکم دیا ہے کہ ان کو گرفتار نہ کیا جائے۔

○ وزیراعظم میاں نواز شریف نے داتا دربار پر حاضری دی اور نوافل ادا کئے۔

○ اس سال ۲۵ لاکھ فرزندان توحید نے مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کا حج کرنے کی سعادت پائی۔

○ بلوچستان کے نئے وزیراعلیٰ نواب ذوالفقار مگسی نے کہا ہے کہ وہ ان کو ووٹ دینے والے تمام ۲۲ اراکین اسمبلی کو وزارتیں دیں گے۔

○ ایم کیو ایم حقیقی نے وزیراعظم نواز شریف کی حمایت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سٹاف افسر مسٹر طارق مسعود نے پنجاب اسمبلی کے تین سابق اراکین پر چوہدری پرویز الٰہی کے ایماء پر پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری حبیب اللہ گورایہ کو اغوا کرنے کا مقدمہ درج کروا دیا ہے۔

○ عراقی فوج نے کردوں کے ۹ گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ کارروائی میں بارہ سے زائد ٹینک استعمال کئے گئے۔

○ بھارت میں انتہا پسند ہندوؤں کی تنظیم شیو سینا کے قائد رمیش مہرے کو قتل کر دیا گیا۔

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک قیمت -/12 RS لٹریچر مفت۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیں۔

فون نیا: ۷۲۲۳۲۰۴ ، ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱

فون پرانا: ~~۲۲۳۲۰۴ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۳۱۶۸۱~~

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان کا

ماہانہ پروگرام

۰۔ ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶

۰۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۲/۱۰ گلی نمبر ۳۲۔ اسلام آباد۔

۰۔ ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔

۰۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی۔ فون ۵۴۸۱۷۹ -PP

۰۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان

فون: PP- ۵۱۰۵۶۴

باقی دنوں میں

مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۱۱۹۰۶۵

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کیلئے

قیمت -/۱۳۵۰۰ ڈش ۱۲ مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور

فون: ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۲۶۵۰۸

ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈش انٹینا

اب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ہر طرح کے موسمی اثرات کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ترین بھی ہیں۔ گارنٹی ایک سال

اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور بمعہ L.N.B اصل گارڈنر U.S.A

پاکستان میں ہر جگہ مکمل فٹنگ اور انسٹالیشن

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان PP ۸۳۱ فون رہائشی ۴۸۷

پتہ

حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام -/۱۶ ، ۶۰ گرام -/۴۸

اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/۱۵۰ روپے

زد جام عشق خاص -/۴۸۰ روپے

روشن کاجل -/۵ روپے

تریاق معدہ -/۱۰ روپے ، -/۲۰ روپے

NASIR ناصر

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون: ۶۳۴ ٹیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۴